DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Distt. Rahim yar Khan,Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں کہ مسجد میں مختلف اوقات میں اونچی آواز میں سلام کرنے کا کیا حکم ہے؟بسا اوقات لوگ نماز یا ذکر میں مشغول ہوتے ہیں اور بسا اوقات نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں اور بسا اوقات مسجد خالی ہوتی ہے۔

مستفتی : قاری رمضان صاحب
0306-3130978

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۲۰۷
مورخہ ۱۱/۴/۱۴۳۹ھ
30-12-17

الجواب باسم ملهم الصواب

مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ:

(الف)......اگر سارے لوگ نماز اور تلاوت میں مشغول ہوں تو اس وقت سلام کرنا مکروہ ہے۔

(ب)......اگر کچھ لوگ نماز میں مشغول ہوں اور کچھ نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوں، اور ذکر واذکار میں مشغول نہ ہوں تو ان کو اتنی آواز سے سلام کر سکتے ہیں کہ نماز میں مشغول لوگوں کی نماز میں حرج نہ ہو، تاہم سلام نہ کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(ج)......اگر سب لوگ فارغ بیٹھے ہوں یعنی ذکر واذکار میں مشغول نہ ہوں تو ایسی حالت میں ان کو سلام کرنا بہتر (مستحب) ہے۔ نیز اگر مسجد خالی ہو تب بھی " اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ " کے الفاظ سے سلام کرنا بہتر ہے۔ (ماخذہ : امداد الفتاویٰ : 2/700،699)

للمعجم الاوسط: (381/6)

عن ابن عمر قال: «كان رسول الله ﷺ إذا دخل المسجد يوم الجمعة سلم على من عند منبره من الجلوس، فإذا صعد المنبر توجه إلى الناس، فسلم عليهم».

تفسير القرطبى: (277/12)

فقال: من حرمة المسجد أن يسلم وقت الدخول إن كان القوم جلوسا، وإن لم يكن في المسجد أحد قال: السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، وأن يركع ركعتين قبل أن يجلس.

الدر المختار مع الشامية: (616/1)

سلامك مكروه على من ستسمع ... ومن بعد ما أبدي يسن ويشرع،
مصل وتال ذاكر ومحدث ... خطيب ومن يصغي إليهم ويسمع.

وفيه ايضاً: (618/1)

وحاصلها: أنه يأثم بالسلام على المشغولين بالخطبة أو الصلاة أو قراءة القرآن أو مذاكرة العلم أو الآذان أو الإقامة، وأنه لا يجب الرد في الأولين لأنه يبطل الصلاة والخطبة كالصلاة، ويردون في الباقي لإمكان الجمع بين فضيلتي الرد، وما هم فيه من غير أن يؤدي إلى قطع شيء تجب إعادته.

Scanned by CamScanner

ردالمحتار:(413/6)

وإن دخل مسجدا وبعض القوم في الصلاة وبعضهم لم يكونوا فيها يسلم وإن لم يسلم لم يكن تاركا للسنة.

الفتاوى الهندية:(325/5)

السلام تحية الزائرين، والذين جلسوا في المسجد للقراءة والتسبيح أو لانتظار الصلاة ما جلسوا فيه لدخول الزائرين عليهم فليس هذا أوان السلام فلا يسلم عليهم، ولهذا قالوا: لو سلم عليهم الداخل وسعهم أن لا يجيبوه، كذا في القنية.

واللہ اعلم بالصواب

محمد ثاقب منظور عفااللہ عنہ وعافاہ

دارالافتاء: للامور الشرعیہ والمالیہ صادق آباد

11/ربیع الثانی 1439ھ بمطابق 30/دسمبر 2017ء

دستخط: حضرت مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم
۱۱/۴/۳۹ھ

مفتی

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
الاحقر طارق ... عفی عنہ
۱۱/۴/۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
... عفی عنہ
۱۱/۰۴/۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

دستخط: مفتی **حماد اللہ نور** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
ابوالحسن حماد اللہ
۱۱/۰۴/۳۹ھ

نائب مفتی

دارالافتاء
فتویٰ نمبر ۴۰/۷
مورخہ ۱۱/۴/۳۹ھ
30-12-17

نوٹ: ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیرقانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

Scanned by CamScanner